شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد اکبر شاہ بخاری

شیخ الحدیث والتفسیر جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالرحمٰن اشرفیؒ پاکستان کے بلکہ عالم اسلام کے جلیل القدر عالم دین، عظیم محدث ومفسر، مدبر، منتظم، مدرس، خطیب اور عظیم علمی وروحانی شخصیت کے مالک تھے، آپ کا علم وعمل، زہد وتقویٰ اور خلوص وللّٰہیت مسلم تھا، تواضع وانکساری اور اخلاق وعادات میں اسلاف کی یادگار تھے۔

آپ ۱۹۳۳ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے، آپ کے والدِ محترم مخدوم الامت حضرت اقدس مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ بانی جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے خلیفہ اعظم تھے، آپ نے ابتدائی اور ثانوی تعلیم مدرسہ نعمانیہ امرتسر میں حاصل کی، جس کے مہتمم وشیخ الحدیث آپ کے والد ماجد حضرت اقدس مفتی محمد حسن امرتسریؒ تھے، تقسیم ملک کے بعد آپ نے اپنے والد مکرم کے جاری کردہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں تعلیم مکمل کی اور دورۂ حدیث کی کتب اپنے والد مکرم کے علاوہ شیخ المحدثین حضرت علامہ محمد مالک کاندھلویؒ، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا رسول خان ہزارویؒ، فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا ضیاء الحق اٹکیؒ اور اپنے بڑے بھائی جان حضرت مولانا عبیداللہ اشرفی مدظلہ سے پڑھ کر ۱۹۵۲ء میں سند الفراغ حاصل کی۔ تعلیم کے بعد اپنے والد مکرم کے حکم پر جامعہ اشرفیہ لاہور ہی میں اپنے اکابر اساتذہ کے پہلو بہ پہلو مسند حدیث پر فائز ہونے کی سعادت حاصل کی اور اونچے درجہ کی کتب خصوصاً مسلم شریف سے اپنی تدریس کا آغاز فرمایا اور آخر دم تک دورۂ حدیث کی کتب پڑھاتے رہے، پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مالک کاندھلویؒ کی رحلت کے بعد ۱۹۸۸ء سے مسلسل بخاری شریف پڑھانے کا شرف حاصل کیا اور باقاعدہ شیخ الحدیث والتفسیر کے عظیم منصب پر فائز ہوئے اور ہزاروں طالبان علم کو اپنے فیض علمی سے سیراب وشاداب کیا۔

۱۹۵۴ء میں غالباً دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور مکرر دورۂ حدیث کی کتب اکابر اساتذہ دارالعلوم دیوبند

سے پڑھیں اور خصوصاً شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے شرف تلمذ حاصل کر کے اجازت حدیث کی سند حاصل کی۔ ۱۹۶۱ء میں اپنے والد ماجد حضرت مفتی محمد حسن صاحبؒ کے حکم سے جامعہ اشرفیہ لاہور کی جامع مسجد حسن کے باقاعدہ خطیب مقرر ہوئے اور اصلاح وفلاح کے لئے وعظ ونصیحت اور خطابت کی عظیم خدمت سرانجام دی، ملک کے اکابر علماء، زعمائے ملت اور ارباب حکومت آپ کی خطابت وامامت میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جامع مسجد حسن جاتے اور آپ کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھنا اپنے لئے بڑی سعادت سمجھتے تھے، علاوہ ازیں اپنے والد محترم کی رحلت کے بعد اپنے بڑے بھائی کی قیادت میں بطور نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ مقرر ہوئے اور اس طرح حضرت مولانا عبید اللہ اشرفی مدظلہم جامعہ اشرفیہ کے مہتمم اور آپ جامعہ کے نائب مہتمم رہے اور جامعہ کی ترقی وخوشحالی کے لئے آخر دم تک کوشاں رہے۔

آپ نے اصلاحی تعلق اپنے والد ماجد کے علاوہ حضرت مولانا رسول خان ہزارویؒ اور پھر ان کے بعد حضرت مولانا فقیر محمد پشاوریؒ خلفائے حضرت تھانویؒ سے قائم کیا اور ان دونوں حضرات کی طرف سے خلافت واجازت کی سعادت حاصل کی اور پھر خود بھی ہزاروں مسلمانوں کی آپ نے اصلاح فرمائی اور آپ مسند ارشاد پر بھی عظیم شیخ اور مصلح ثابت ہوئے، آخر دم تک مسلمانوں کی اصلاح وفلاح میں مصروف رہے، آپ نے علمی، تدریسی، تبلیغی اور اصلاحی خدمات کے علاوہ ملکی وملی کاموں میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے، ہمیشہ اتحاد بین المسلمین کے علمبردار رہے، ملک میں لادینی فتنوں کے خلاف بھی سینہ سپر رہے اور ملک میں اسلامی نظام کے لئے جدوجہد فرماتے رہے، اپنے اکابر واسلاف کی روایات کے مطابق نظام مصطفیٰ کے لئے عملی طور پر کوشاں رہے، تمام مکاتب فکر کے علماء کے ساتھ مل کر اسلام کی سربلندی کے لئے کام کرنے کا جذبہ ہمیشہ قائم رہا، حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، علامہ سید سلیمان ندویؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ، مفتی جمیل احمد تھانویؒ، علامہ شمس الحق افغانیؒ، علامہ محمد یوسف بنوریؒ، مولانا احتشام الحق تھانویؒ، مولانا خیر محمد جالندھریؒ اور دیگر اکابر علماء ومشائخ کے محبت ومحبوب رہے اور ان کے مسلک ومشرب کے عظیم ترجمان رہے، حضرت حکیم الامت تھانویؒ اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے سیاسی نظریات کے وحمایتی رہے اور قیام پاکستان میں انہی حضرات کے مقلد رہے، تحریک ختم نبوت میں بھی عظیم کام کیا اور تقریر وتحریر کے ذریعے تحفظ ختم نبوت کے لئے کوشاں رہے، سوشلزم کے فتنہ کے خلاف عملی تحریک میں اپنے اکابر کی قیادت میں مرکزی جمعیت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم سے کلمۂ حق ادا کیا، ملک بھر کے دینی مدارس میں تبلیغ واصلاح کے اجتماعات میں شرکت فرمائی اور اپنی علماء واصلاحی تقاریر سے دین حق کی تبلیغ کا حق ادا کرتے رہے۔

آپ اپنے درس ووعظ میں حیرت انگیز طور پر علمی نکات بیان فرماتے تھے۔ آپ نے ''نکات القرآن'' کے نام سے

تین جلدوں میں تفسیر قرآن بھی تالیف فرمائی، جس نے علماء اور اہل دانش کو محوِ حیرت میں ڈال دیا ہے، یہ تفسیر نکات القرآن آپ کا علمی شاہکار ہے جو ایک عظیم علمی خدمت ہے، آپ مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان سے وابستہ رہے اور مجلس کے ملک بھر کے اجتماعات میں شریک ہوتے تھے۔ احقر کی درخواست پر ڈیرہ غازی خان اور جام پور بھی مجلس کے اجتماعات میں تشریف لائے اور اپنے لاجواب خطابات سے مسلمانوں کو محظوظ فرمایا، آپ یہاں ۱۹۸۰ء اور ۱۹۸۱ء میں تشریف لائے، مدرسہ رحیمیہ ڈیرہ غازی خان، مدرسہ عطاء العلوم شاہ جمال ٹونک، محمد جامع مسجد جام پور اور جامع مسجد عثمانیہ میں خطابات فرمائے جن سے ہزاروں عوام وخواص مستفیض ہوئے، آج تک عوام وخواص کو آپ کا سراپا، حسن صورت، حسن سیرت، حسن خطابت، حسن لطافت یاد ہیں۔

آپ کی احقر سے شفقت ومحبت ہمیشہ یاد رہے گی، احقر راقم الحروف کی تصانیف کو دیکھ کر بے حد مسرت کا اظہار فرماتے تھے، کتابوں کو بار بار چومتے اور احقر کو دعاؤں سے نوازتے رہتے تھے، آپ کا سانحۂ ارتحال عالم اسلام کا عظیم سانحہ ہے، آپ کی خدمات جلیلہ ناقابل فراموش ہیں، آپ کے اخلاق اور اوصاف وکمالات مثالی تھے، اتباع سنت، زہد وتقویٰ اور تواضع وانکساری اور علم وعمل کا پیکر تھے، علماء دیوبند کی شان تھے، سلف صالحین کا نمونہ تھے، ایک کامل شیخ اور عارف کامل تھے، ہمدرد اور مخلص تھے، غریب وامیر سے یکساں سلوک فرماتے، بلکہ غریبوں اور حاجت مندوں کا خیال فرماتے، طلبہ پر بے حد شفقت فرماتے تھے اور کسی کی دل آزاری کبھی نہ کی، ہمیشہ ہر چھوٹے بڑے کی قدر کی، اتفاق واتحاد کی ہمیشہ تلقین فرماتے رہتے تھے، غرضیکہ آپ کے اوصاف وکمالات اور علمی وروحانی خدمات ناقابل فراموش ہیں، آپ نے ساری عمر ''قال اللہ و قال الرسول ﷺ'' میں گزاری، تبلیغ دین اور خدمت حدیث وقرآن میں معروف رہے اور بالآخر کچھ عرصہ علیل رہ کر صبر وشکر کے ساتھ ۲۴ جنوری ۲۰۱۱ء کو رحلت فرمائی، ''انا للہ وانا الیہ راجعون''، لاکھوں مسلمان اور عقیدت مندوں نے نماز جنازہ پڑھی اور اچھرہ قبرستان میں محوِ آرام ہوئے، حق تعالیٰ شانہٗ درجات عالیہ نصیب فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلائے، آمین۔

☆......☆......☆

وفاق المدارس کا قائد جمعیت پر حملے کی تحقیقات اور علماء کو سیکورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ

اسلام آباد (پ ر) وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے مولانا فضل الرحمان پر ہونے والے پے در پے 2 قاتلانہ حملوں کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے ان حملوں کی غیر جانبدارانہ اور منصفانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ وفاق المدارس کے قائدین نے ان حملوں کو اسلام دشمنوں کی کارروائی اور حکومت کی ناکامی قرار دیتے ہوئے حکومت سے مولانا فضل الرحمٰن سمیت تمام علماء کرام اور مذہبی شخصیات کو فول پروف سیکورٹی مہیا کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔